ما شاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ

شرح سراپا فرح رقعۂ نوید کتخدائی جناب سید احمد حسین صاحب صاحبزادہ جناب سید رضا حسین صاحب

موسوم بہ

تبسم گل

من تالیفات

جناب سید باقر حسین صاحب باقر رئیس مظفر نگر محلہ ... و جناب ... صاحب

۱۸۷۷ء

مطبع انوار اکبری ... در بلدہ ... مطبوع

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

شرح سراپا فرح رقمہ نوید کتخدائی جناب سید احمد حسین صاحب صاحبزادہ رضا صاحب احمد صاحب جناب سید [illegible] حسین صاحب

موسوم بہ

تہنیتِ گل

سن تالیفات

جناب سید [illegible] حسین صاحب [illegible]

۱۸۶۴ع

در مطبع نور الانوار آرہ مطبوع گردید



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
محمد وآلہ الطیبین الطاہرین

اما بعد بندہ سید باقر حسین مظفرپوری ساکن محلہ بڈھن پورہ
باقر تخلص شاگرد جناب فیضمآب سید فرزند احمد صفیر بلگرامی مدظلہ العالی
ارباب علم وفن اور ماہران دقایق سخن کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ بالفعل کہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ ذیقعدہ ہے جناب اوستادی مدظلہ نے ایک
رقعہ نوید کتب امید تقریب طوی (شادی عروسی ۱۲) مسرت منوی برادر عزیز از جان
سید احمد حسین صاحب احمد سلمہ اللہ الواہب صاحبزادہ جناب معلی القاب
سید رضا حسین صاحب وقبلہ مدظلہ العالی نے رئیس بلدۂ عظیم آباد پٹنہ
محلہ کوچہ چوالال بفرمائش جناب ممدوح زبان فارسی مین نظم فرمایا ابجی

نوبت چھپنے کی بھی نہ آئی تھی کہ گویا یہ رقعہ صفحات زبان خورد و کلان پہ خبر اخبار کیطرح چھپ گیا یعنی او سیدن چند اعتراض ہو گئے جو نقل رقعہ کے بعد لکھے جاتے ہین

نقل رقعہ نوید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد خدا کہ لذت کام و زبان دہد — طوطی مثال ذوق شکر در دہان دہد

آن نخلبند گلشن ایجاد کز کرم — گل را بشاخ رابطہ و بدن را بجان دہد

نعت محمد عربی کز رضاے حق — پیوند فاطمہ بہ امام جہان دہد

آن نائب رسول امام بحق علی — مہرش نوید کوثر و حور جنان دہد

زین بعد در حضور محبان رضا حسین — از انبساط مژدہ عشرت نشان دہد

خواہد کہ نور چشم خود احمد حسین را — از ازدواج خلعت گوہر فشان دہد

از محفل نشاط و ز رقص و سرود عیش — گلدستہ ہا بہر دم شمیم جہان دہد

تاریخہاے محفل و لطف برات را — پیش نظر نوشتہ آخر نشان دہد

ہستم امیدوار کہ ہر یک ز دوستان — رونق بہ بزم من ز سر امتنان دہد

اعتراض یہ ہین

اول شعر دوم مین بدن کا لفظ کیسا کہ یہ رقعہ زبان فارسی مین ہے + اور اس فقرہ کو مکرر فرمایا + یعنی مطلب یہ ہے کہ بدن لغت ہندی ہے فارسی مین اسکا استعمال کرنا جائز نہین + دوم شعر سوم مین دہد کا فاعل نعت ہے

سوم شعر چہارم میں رسل کا لفظ کیوں لاتے نامہ کے ہوتے + چہارم شعر پنجم میں جب محمل نشاط لکھ چکے تو رقص کا لفظ لکھنے کی کیا ضرورت تھی + پنجم پھر اسی شعر میں واو عطف کے بعد آز کا لانا خلاف قاعدہ ہے + ششم پھر اسی شعر میں گلدستہ چشم دینا کیا لکھا ہے + ہفتم شعر ہشتم میں نوشتہ آخر رقعہ نوید میں نہیں جانتا کہ اسکے معنی اور ہیں +

اوسیوقت اسکی اطلاع جناب اوستادی مدظلہ کو ہوئی مگر پہلے میں نے عرض کی کہ حضور یہ رقعہ چھاپا جائیگا اسکو پھر ملاحظہ کر لیجیے فرمایا میں نے بخوبی دیکھ لیا ہے اور اسکے کیا معنی کیا آپکو کچھ شک ہے ہمارے شعر کیوں ہیں نظیری سے خستہ تعلیم گردون ہیں و نقش ہمش شدہ چون شاگرد زیرک طبع بر استاد کن + میں نے کہا کہ پھر کیا مجال فقط دست دشمن کا خیال ہے + آخر ایکدن جب ہمارے اعتراض کی کیفیت بیان کی پہلے تو جناب ممدوح نے ذرا تامل کیا پھر فرمایا اچھا یوں ہی سہی ہم ایسے تو نہیں کہ ستائش کی تمنا نہ صلے کی پروا + گر نہیں ہیں مرے اشعار میں معنی نہ سہی + میں تو اسیواسطے ہوں کہ لوگ واسطہ اور بیواسطہ پیدا کیا کریں + مصرعہ بشنو ز انم کہ خواہی گفت آنی + کردانم عیب ہا چون من ندانی + اس اعتراض کا کیا سکتا ہے میرا کون شعر گل بازی نہیں ہے سے کیا صدمہ سنگ کودکان سے بچیں + بچپن تو پہاڑ ٹوٹتے ہیں + اور اگر سچ پوچھیے تو یہ زمانہ سخت کم آزار ہے بسجان اسد + ورنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے ہیں + اگر محسود خلائق میرا لقب ہو تو بجا ہے بلکہ اپنا یہی تخلص کرنا روا ہے + یہ کیونکر کہوں کہ جانتے نہیں مگر دانستہ چشم پوشی کا کیا علاج ہے اور ناحق چھیڑنے کی کیا دوا +

اور میری اوستادان کامل جناب میرزا دبیر صاحب اور میرزا نوشہ اسد اللہ خان غالب اور
شیخ امان علی سحر علیہم الرضوان اُن کی بھی ہمیشہ تعریفیں یان چلا کئے ہیں گویا یہ منصب وراثتہً
مجھے ملا ہے + اس زمانہ میں قدر سخن ایک امر طبیعی ہے ورنہ + نظیری ع من کجا
فن ہنر آئین اشعار کجا + آنچہ بر لوح تصادف نمیگردد حک + کسی زمانہ میں
شعرا شعر سنکر سامعین پر احسان رکھتے تھے اور اس زمانے میں سامعین
سنتے ہیں شعر اور ممنون فرماتے ہیں + ہاں چشم انصاف اور طبع عادل کہاں سے
لاؤں کہ داد سخن پاؤں سے چہ توان کرد مردمان این اند + با ہمین مردمان باید ساخت
مگر خداوند تعالےٰ میری قدر دانان والا دستگاہ خصوصاً ارباب و اصحاب و احباب عظیم آباد
پٹنہ کو خوش و خرم رکھے اور میرے شاگرد سعادتمند شاد آباد رہیں کہ مجھے کچھ پروا
نہیں + اور یہ بھی یقین ہے کہ اور لوگ بھی نظر انصاف سے اگر دیکھتے ہونگے تو ایمان کو ہاتھ
سے نہ دیتے ہونگے اور دل میں سمجھ لیتے ہونگے گو زبان کو مصلحتاً تکلیف نہ دیں کہ مجھے انکی
بیعلمی کا گمان نہیں + یہ فن ہی ایسا برا ہے کہ ہر ایک کو دخل دینے کا حوصلہ ہوتا ہے مگر ارباب
دانش کو یہ امر زیبا نہیں شاید سے از آن راہ نظیری زو اغنی داری کہ زین قبیلہ دلان
کردہ قیاس + سو بجز ع خاکساران جہان را بحقارت منگر + کہیں ایسا نہو کہ ع
خون من ریزی و گوئید سزاوار نبود + کیونکہ مسلمات و تصرفات شعرا سے واقفیت شاعری کا کام ہے
سے ہر کسی را بہر کار ساختند + سے اپنے کام میں مشغول ہو ای عاقلو + اسکی با توپنہ بجا ناسخ
ع اسی لیے میرے بیان اعتراض کا جواب دینا جائز نہیں + عرفی ع از غوغاے سر ایں دشمنان مکند انکس کہ
گر بود روح الامین محرم کہ غمازی کند + پہر ان اعتراضوں کا جواب کیا دوں کہ جسکو کلام فارسی
سے کچھ بھی توجہ ہوگی وہ انکو بیسر و پا بتائیگا اور عجب نہیں کہ معترض کو بھی جو انکار ہو

اور مجھے خود شرمندہ ہوکر نظیری کا ہمصنفیہ ہونا پڑے ؏ خون تراچہ قدر

نظیری خموش باش ✣ این بس کہ دعوی از طرف قاتل تونیست ✣ اور پھر

خاکساری سے یہ مضمون دلنشین کرنا پڑے ؏ زکوی عجز نظیری سر نیاز مکش ✣

زہر رہیکہ در آیند انتہا اینجاست ✣ سچ ہے ؏ پیوستہ بزیر فلک آمدہ تمام ✣

افتدبہ دو پا مرغ زیرک در دام ✣ کامل ز کمال خود وبالی دارد ✣ از نالہ شکنجہ بیکند

ماہ تمام ✣ مگر تیر از کمان جستہ کیطرح اب کیا ہو سکتا ہے بات تو مشہور

ہوگئی شاید لوگون کو دہوکا ہوجا اور کچہ کا کچہ سمجہ لین اسلئے اہل علم کو دکہانے

اور بقول خان آرزو ؏ سیچو مینای می از خون دلم مالامال ✣ بر شما باد

مرا بسیر گفتن مبتدید ✣ کہ بقول نظامی ؏ ندارم سر گفتگوی کسی ✣ مرا

گفتگو ہست با خود بسے ✣ آپ لوگ میرے شاگرد ہیں اس رقعہ کی شرح

مختصر لکہکر چہپوادیجئے شاہ ل اور استاد کے ہم پہنچایئکا میرا ذمہ ✣

یہ فرماکر جناب اوستادی مدظلہ نے اکثر اعتراض کا جواب اوسیوقت ارشاد

فرمایا ✣ پہر دوسرے روز یہ رقعہ کشمیری کوٹہی مین جناب مولوی محمد سعید صاحب

کی نظر سے گذرانا گیا ✣ حاضرین جلسہ سے جناب میر حامد حسین صاحب نکہت

اور جناب خواجہ باقر علیخانصاحب عرف بنی صاحب اور جناب خواجہ محمد شاکر

خانصاحب عرف حسن نواب صاحب فلاں اور جناب مرزا غلام حیدر صاحب

مجروح اور چند ارباب دانش تہے ان سب کے سامنے مولوی صاحب نے

مکرر سنکر فرمایا کہ یہ رقعہ بہت مضبوط ہے کوئی خدشہ نہیں ہے ✣ پہر یہ

رقعہ جناب شاہ الفت حسین صاحب فریاد کی خدمت مین گیا اونہون
نے عذر معقول اور واقعی کیا کہ مین ضعیف ہوگیا اور میرے حواسون مین
فساد آگیا ہے مجھے معاف رکھئے + پھر یہ رقعہ جناب مولوی میر علی صاحب
اور ایک بزرگ ولایتی نے دیکھا اور فرمایا کہ شخص ہندی نے بہت خوب کہا ہے
پھر جناب حکیم فدا حسین صاحب لکھنوی اور جناب حکیم احمد حسین صاحب
اور بہت سے شعرای فارسی دان نے ملاحظہ کیا سب نے لاعیب
بتایا + آخر مینے بنظر فایدہ عام اس رقعہ کی شرح لکھکر تلبیس کل
سے موسوم کیا + اور انشاء اللہ تعالے اس شادی کی کیفیت
کی ایک مثنوی بھی جناب اوستادی مدظلہ سے کہلا کر ... ...
سے موسوم کی جایگی اب شرح رقعہ کی شروع کیجاتی ہے وباللہ التوفیق

اطلاع

جس بحر مین یہ رقعہ ہے اوسکا نام بحر مضارع مثمن اخرب محذوف
ہے مفعول فاعلات مفاعیل فاعلن اور کبھی بجای محذوف
کے مکفوف بھی مستعمل ہوتا ہے اور بجاے فاعلن کے فاعلان
آتا ہے دونون کی مثال صائب کی ایک شعر مین موجود ہے ؎

در سایۂ حمایت سرو ریاض تو   آسودہ بودہ ام ز ستمہای روزگار

پہلے مصرع مین محذوف ہے اور دوسرے مصرع مین مکفوف
اخرب خرب سے ہے اور وہ مفاعیلن کا میم و نون گراکر

فاعیلُ بنانا اور اوسکے بدلے میں مفعولُ بضم لام لانا **مجذوف** حذف سے ہے اور وہ فعولن کا لام و نون گراکر فعو بنانا اور فاعلاتن سے تن گراکر فاعلا اور مفاعیلن سے لن گراکر مفاعی بنانا اور پھر فعو کو فعَل بفتح عین اور سکون لام اور فاعلا کو فاعلن سے اور مفاعی کو فعولن سے بدلنا **مکفوف** کف سے ہے اور وہ رکن کا حرف ہفتم گرانا جیسے فاعلاتن کا نون گراکر فاعلاتُ بضم تا فوقانی بنانا اور مفاعیلن سے مفاعیلُ بضم لام + عناقہ ۱۲ پس اس رقعہ کے بحر میں خرب کے عمل سے مفعولُ آیا اخرب کہلایا اور حذف کے عمل سے فاعلن آیا محذوف ہوا اور کف کے عمل سے فاعلاتُ آیا مکفوف سے موسوم ہوا + اور تقطیع اسکی یوں ہے مدخ مفعولُ داکلد فاعلاتُ نگاموز مفاعیلُ بادبد فاعلن + + طوطی م مفعولُ نال ذوق فاعلاتُ شکر درد مفاعیلُ کے دہد فاعلن + اور واضح ہو کہ تقطیع میں الفاظ کے اجزا کا جدا ہونا اور حروف موقوفہ کا گرجانا جایز ہے جیسے زبان اور زبان کا نون + باقی عروض میں دیکھو +

اب بطور اختصار شرح ہر شعر کی الگ الگ اس تقسیم سے کی جاتی ہے اول اصل شعر رقعہ کا دوم تحقیق لغوی یعنی الفاظ کے معنی سوم تحقیق محاورات مع مثال چہارم معنی شعر رقعہ کے فارسی اور اردو میں پنجم مسلمات شعرا یعنی حسن حسن ما اقوال کہ ہر یک شعر رقعہ کو مسلم کیا ہے

مسلمات شعر التصرفات شعرا سے مراد ہے کہ حسب قرینہ مقام بالضرورت
فصاحت و حفاظت وزن محذوفات و مقدرات کا استعمال ضرور ہو جاتا ہے
چونکہ اسی کی ناواقفیت سے اکثر اعتراض ہوا کرتے ہیں اسلئے شرح شعر حمد و
نعت میں کچھ محذوفات و زواید اور تبدیل و اختلاف ضمایر وغیرہ لکھدیے
جاتے ہیں کہ لوگوں کے کام آئیں اور الزام ناحق سے شعرا کو بچائیں +
اور خاتمہ میں کچھ اعتراضات بیجا جو اہل سخن پر ہوا کرتے ہیں لکھدیے گئے ہیں
یہ رسم کہن ہے اور اس سے کسیکی وقعت نہیں گھٹتی + خاقانی نے ایک جگہ
ذو الخورشیدین باندھا + حافظ نے خراب کجا کے مقابل میں تا بکجا کہا
یہ صریحاً خلاف ہے اس سے انکی قدر کم نہوئی اور جسکا جواب موجود ہو اوسپر
کیا الزام + جو جانتے ہیں وہ جانتے ہیں اور سنکر چپ ہو رہتے ہیں حمزہ سیستانی
بلبل نیز از زبان و مرا گوش داده اند ذوق سخن بمردم خاموش داده اند

شعر اول

حمد خدا که لذت کام و زبان دہد	طوطی مثال ذوق شکر در دہان دہد

لفظ حمد ستودن و ستایش ۱۲ منتخب اور اصطلاح خاص میں بیان
کبریا اور جلال اور عظمت حضرت سبحانہ و تعالی کا + غیاث ۱۲ خدا بالضم بمعنی مالک
و صاحب + اور لفظ خدا کا مطلق آئے تو سوائے ذات باری کے دوسرے پر
اسکا اطلاق نہیں ہوتا مگر اوس صورت میں جب کسی چیز کے ساتھ مضاف
کریں جیسے کدخدا وغیرہ + غیاث ۱۲ کاف بیانیہ لذت بالفتح مزہ اور

طعم + بہار عجم ۱۲ اکام تالو + زبان عضو معروف + دہد یہ مضارع ہے مصدر دادن کا
اور تعریف مضارع کی یہ ہے کہ یہ صیغہ زمانہ حال و استقبال سے مشارکت رکھتا ہے
اور ماضی سے بنایا جاتا ہے اور علامت مضارع کی دال ساکن آخر کلمہ میں ہے
اور حالکی علامت مضارع پر می لگانا اور مستقبل کی علامت ماضی پر کہ داد
ہے خواہد لگانا + پس مضارع کے استخراج کی کئی قسمیں ہیں اس سبب کبھی حال کے
معنی دیتا ہے اور کبھی مستقبل کے یعنی خواہد داد کے اور اسکی تبدیلات انواع اسمیں
قسم سے ہیں + کیفیت اسکی شعر سوم رقعہ میں مسلمات شعرا کے بیان میں معلوم ہوگی
طوطی معرب توتی + رشیدی ۱۲ اور شکر خواری اسکی صفت ہے طوطی شکر خا + شکر
شکن + شکر فشان + غالب ز طوطیان شکر خا گوی واز من جوی + نشاط خرد
لذت جگر خواری + حافظ شکر شکن شوند ہمہ طوطیان ہند + زین قند پارسی کہ بہ
بنگالہ میرود + ولہ طوطی را بہوای شکرین دل خوش بود + ناگہان سیل فنا نقش امل
باطل کرد + مثال بکسر میم شبیہ و نظیر + غیاث ۱۲ ذوق بالفتح چشیدن و چاشنی
فارسی والے بمعنی لذت اور مزہ اور نشاط اور خوشی کے استعمال کرتے ہیں
خسرو تا بحت آفتاب ناورد + ذوق تو شراب ناب ناورد + ولہ شکر گوی کرت
کرد دل خسرو را + ذوق دشنام کہ در گوش دعا گوی بماند + بہار عجم ۱۲ شکر
بفتحتین فارسی ہے بمعنی شیرینی معروف + غیاث ۱۲ در حرف ظرف + دہان

لذتی از بانگ مرغان گرفتارم بده + ظہیر فاریابی سے شرح غم تو لذت بیداد میدہد +
ذکر لب تو طعم شکر در دہان دہد +

ذوق دادن + غالب بندم گران و ذوق رہائی سپردہ‌ام + بندے چنین
شگفت کہ ذوق جہان دہد +

معنی عبارت فارسی + حمد خدا میکنم کہ لذت کام و زبان میدہد و مثال طوطی ذوق
شکر در دہان میدہد + میکنم محذوف ہے بقرینۂ مقام و ضرورت نظم جیسے
شرف الدین بندرانی کی مثنوی میں حمد و نعت کا قرینہ ہے سه حمد خدا کہ اینہمہ بود
زوی ست + واجب مطلق کہ وجود از وی ست + اسکے بعد بہت سے
اشعار حمد خدا میں لکھکر لکھا ہے سه نعت محمد کہ سر و روز ازل + کرد بسر خلعت علم و عمل +
الحمد للہ سیر اور فکر و تلاش اور مایہ داری اسکو کہتے ہیں کیا مثال پوری بھی
ہے سچ ہی بلگرام کا کتب خانہ ہند میں ایک تہا اور وہ گہر جناب اوستاد
صغیر مدظلہ کا ہے جس سے لکہے پس اسمیں بھی میکنم حمد خدا اور نعت محمد کے بعد محذوف ہے
کہ قرینۂ مقام اور ضرورت اسکا باعث ہوئی + قرینہ سے آدمی بہت کچھ سمجھ لیتا ہے
عرب کا قول ہے + حذفوا لا تمنن لان المنان الیک عائد
کرم کرون اور خیر ... ہیں اور منت و احسان نہ رکھ ... اسکا تیری طرف ...
پس لا تمنن کے قرینے سے کرم کرون اور خیر ... مقدر ہے
باقی ترکیب نعت کے شعر کی لکھی جا سکتی + یار و یہی ... کام جناب صغیر ...
معنی اردو + حمد خدا کی کرتا ہوں میں کہ وہ لذت کام اور زبان کو دیتا ہے مثال طوطی کی

۱۱

مسلّمات شعرا طوطی مثال مین اضافت مقلوبی ہے جیسے طوطی صفت مین حافظ؎ در پس آینہ طوطی صفتم داشتہ اند ٭ آنچہ اوستاد ازل گفت ہمان میگویم ٭ سپہر مثال ٭ غالب؎ برش از دلکشی بہشت نظیر ٭ قصرش از برتری سپہر مثال ٭ یکرنگ صفت ٭ نظیری؎ یکرنگ صفت را ہمہ زیست نظیری ٭ بی حیلہ روباہ سے وے نے خوف پلنگے میان مجذوب

ضرورت شعری حذف یای توصیفی وغیرہ ٭ لا اعلم؎ ابنہ کہ درد بود خوردہ بہ ٭ طفل کہ بدبخت بود مردہ بہ ٭ سعدی؎ ای لب اسب تیز رو کہ بماند ٭ کہ خر لنگ جان بمنزل برد ٭ نظامی؎ دیدہ کہ نور ازلی بایدش ٭ سر بخیالات فرو نایدش ٭ ولہ؎ بوی گران سنبل ازان وہی ٭ گر بدو عالم وہی ارزان وہی ٭ حافظ؎ در دور چشم مست تو ہشیار کس ندید ٭ کو دیدہ کز تصور چشمت بخواب شد ٭ غالب؎ شب ز خود رفتم و بر شعلہ کشودم آغوش ٭ کو بد آموز کہ بیچارہ بدلدار برد ٭ حذف یای گرفتاری ٭ غزالی مشہدی؎ کس بجوبار پرچیدہ سرو گا مباد ٭ ہیچکس ہمچین قوم گرفتار مباد ٭ **حذف افعال** سعدی؎ تن چند بر گفت او مجتمع ٭ چو عالم نباشی کم از مستمع ٭ یعنی اگر عالم نباشی کم از مستمع مباش ٭ جلال اسیر؎ شوریدہ ترای قمری آشفتہ تر ای مجنون ٭ او سرو گلستا نہا من خار بیابانہا ٭ حذف می باش یعنی عباس صد احمد ہیلہ؎ گاہ گاہے دیدہ باش اموات را ٭ یاد میکن ہادم اللذات را ٭ حذف بکن از غالب؎ نگاہے بگردندہ کاخ بلند

کش اندازه چو لنت و آثار رسید + یعنی تنگ است بکن ۱ حذف باد از مژده باد
حافظ ه مژده ای دل که مسیحا نفسی می آید + که ز انفاس خوشش بوی
کسی می آید + حذف بای خطاب از آویختی + خسرو ه دلم چو رشته قندیل ز آتش
دل خویش + بسوختی و بمحراب ابروان آویخت + وله روان شدی و مرا
زان میان همچون موی + که شکار ستی و در میان آویخت + حذف بکن
بجواب شرط + صائب ه تنگ است وقت آن دهن از خط عنبرین +
گر میکنی به صائب بیدل عنایتی + وله وقت نازک تر از آن سوی میان
گردیده است + میکنی زخمی اگر بر دل افگار مرا + و زخمی بکن + حذف بیا
صائب ه از صبا نم نفسی پا بر کاب مانده است + میرود وقت بیا بالینم
اگر می آئی + بیا + حذف بگیر وله از صبا نم نفسی پا بر کاب مانده است
میرود وقت گر از من خبری می گیری + بگیر + حذف نسیم سلطان + حیدر کلوچ
بجان وا رندها را از ملامت بر طرف خلقی + چه خوش بودی که نا آشنا ختنی
کس را و کس ما را + نواب محذوف + شفق بخاری ه غلام سرو آزاد خودم
کردی نکو کردی + نبودی اینقدر گر بنده آزاد میکردی + حذف
میگویم + خسرو ه نبات چون لب بکشا که همچنین + آب
حیات چون رود خضر و ... که همچنین + کثرت محذوفات از ظهوری ه
بدانگی زان گفته گنجینه + که آهی بینگیزد از سینه + یعنی برابر دانگی است
از آن سخن گنجینه که آن سخن از سینه آه بینگیزد اگر اقدر گنجینه ست دانگی از زر

شعر دوم

آن نخلبند گلشن ایجاد کز کرم	گل را بشاخ ربط و بدن را بجان نہد

لفظ آن حرف اشارہ + نخلبند باغبان + گلشن باغ + ایجاد بالکسر در وجود
آوردن و پیدا کردن + غیاث ۱۲ گلشن ایجاد مراد از دنیا + کاف بیانیہ + ز مخفف
از کہ ایک حرف ہے جو ابتدا اور علت اور تجرید وغیرہ کے معنی پر آتا ہے + کرم بفتحتین
مروت و سخاوت و عزیزی و بزرگواری + منتخب و لطائف ۱۲ گل پھول + را علامت
مفعول + بہ بمعنی ساتھ + اور یہ حرف فارسی میں از کے معنی پر بھی آتا ہے
حافظ بخود نپوشید این خرقۂ می آلود + ای شیخ پاکدامن معذور دار ما را + شاخ ڈالی
ربط چیزی را بچیزی بستن + واو عطف + بدن بفتحتین لغت عربی ہے
صراح میں آدمی کے جسد کے معنی ہیں + حضرت واحدیت جلشانہ نے سورۂ
یونس میں بمقام قصہ حضرت موسیٰ و فرعون بدن (جسم ۱۲) کا لفظ ارشاد فرمایا ہے
شاید کہ قرآن مجید زبان ہند میں آیا ہے یعنی یعنی لا رطب ولا یابس الا فی
کتاب مبین + آیہ وافی ہدایہ فالیوم ننجیک ببدنک
لتکون لمن خلفک آیۃ ط وان کثیرا من
الناس عن آیاتنا لغافلون ۰ حاصل معنی یہ ہیں + پس آج
نجات دینگے ہم تجکو ساتھ بدن تیرے کے تو کہ ہو تو واسطے اون لوگو
کہ پیچھے تیرے ہیں (نشانی) + اور تحقیق کہ بہت لوگوں میں سے نشانیوں ہمارے
سے غافل ہیں + اس آیت میں تنبیہ ہے فافہم + ابدان جمع بدن کی ہے

حدیث العلم علمان علم الابدان وعلم الادیان

دعای سفینة النجات قول معصوم علیه السلام اللهم یا مصحح ابدان الملائکة ویا خالق الآدمی صحیحا و مبتلی یا حی یا قیوم + فرموده جناب مفتی عباس صاحب قبله مدظله در مثنوی من وسلوی صفحه دهم —

حبذا الابدان حلت فی ذراک + حبذا الاعیان اعیان تراک +

فارسی مثالین + شوکت بخارائی —

ازبسکه شدم محو صفا بدن صبح + شد رشته نظاره رگ پیرهن صبح

باقر ولایتی — دایم خورند خون دل خویش عاشقان + پیوسته باشد از بدن خود غذای شمع + نظیری — سحر که سنبلم از جیب پیرهن بکشی + گمان برم که رگ جانم از بدن بکشی + اقدس ولایتی — چو نشست گرد نشیمنی نکند عروج سوی فلک + تو که میل اوج نموده ز ته غبار بدن برآ + وله — هوس مجاورت حقیقت نگرفت راه عنان زکف که ز اوج کرامت و شرف تلاشش این بدن آمدی + میرزا قتیل —

ز موج چشمه کوثر بکف قلم گردد + مصوری که نگارد لطافت بدنت

ناصر علی سرهندی — اینقدر تنگ قبا غنچه ازین باغ نه رست + نازکی در بدنش جامه نهان ساخته است + و انا راقم متخلص — چادر گلگون دادی بر بدن + وا نگشته لاله از وی ز چمن +

نظامی ه بپوشید خفتانی از گرگ درن * مکلّل ز بر آستین تا بدن * مفید بلخی

ه چو صبح روح گرفتار آن بدن شده‌ام * تن تو در قفس سیم کرده است مرا * بلالی

ه پاکیزه تنی چو نقرهٔ خام * نازک بدنی چو مغز بادام * صائب ه زینت مهر است

در صفای بدنش را * دفتر گل فرد انتخاب ندارد * سلمان ساوجی ه تا عماری فلک را

نشان فوق از اطلس مرصع * تا قبای بدان کوه گران از جا راست * کلیم ه کرشمه نازک

لب نازک و سخن نازک * تمام عضو بدن همچو طبع من نازک * ملایی ه [illegible]

سر صبح گرفت شاه ملیح بدن * جیب مرقع درید شاهد گل پیرهن * صائب ه

رسیده است بجای لطافت بدنش * که از نسیم بود داغدار پیرهنش * شفیعا اثر

ه بسکه بلورین یا بدنش با ضیاست * پیرهن آبی او تنه نماست * داراب بیگ جویا

ه خمیر مایهٔ صحبت از صفا بدنت * تر القالب خورشید و ماه ریخته اند * حسن

شمع گر با تو کند دعوی نازک بدنی * کشتنی سوختنی باشد و گردن زدنی * [illegible]

ه راستی اینکه دم مهر و وفای تو بدل * با هم آمیخته مانند روان با بدن است * [illegible]

ه نسرین بچمن درنه و مه گر بدن اینست * وز غنچه صبا دم نزند گر دهن اینست * ملا [illegible]

ه گر گلاب از ناز پاشند بر بدن * در غریبی بوی گل یابد وطن * غنی ه تا [illegible]

آن نازک بدن را تنگ در بر بکشید * روز محشر دست ما و دامن پیراهنش * [illegible]

بر آن گل چشم خود را و چند از بسکه بلبلها * قبای چشم بلبل باز گو یاد ر بدن دارد

میرزا محمد سعید اشرف ه جانه شکیب و آن سیمین بدن پنهان درو * همچو زندانی [illegible]

در او * قاآنی ه شکست ساغر کیان و از خمار غرور * دلش [illegible]

جان بمعنی روح +
محاورہ رابطہ دادن شاہ الفت حسین صاحب فریاد در حمد مثنوی بستان اخلاق میان عقول و نفوس و طباع + بہم داد رابطہ و نمود اجتماع + غالب فطرت کہ از برا نمودار ہر کمال + آرد مثال رابطہ درمیان دہد +
معنی فارسی + آن نخلبند گلشن ایجاد یعنی خدا کہ از کرم و عنایت خود گل را بشاخ درخت و بدن را بجان ربط رسید ہد +
معنی اردو + وہ نخلبند دنیا کا یعنی خدا کہ کرم اور اپنی بخشش سے گل کو ساتھ شاخ درخت کے اور بدن کو ساتھ جان کے ربط دیتا ہے +
مسلمات شعرا کز یعنی کاف بیانیہ اور ز مخفف از بضرورت شعر باہم ملانا + ظہیر فاریابی سے خلقی زپر تو توچو پروانہ سوختند + کس نیست زحقیقت رویت نشان دہد +

شعر سوم

نعت محمد عربی کز رضای حق پیوند فاطمہ بہ امام جہان دہد

لفظ نعت بالفتح تعریف وصفت کردن + محمد بسیار ستودہ شدہ واسم مبارک جناب خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا + عربی میں یائی نسبتی + رضا بالکسر خوشنودی و بالفتح ومد خوشنود شدن + غیاث ۱۲ یائی علامت اضافت + حق بالفتح ثابت وسزاوار وواجب ویکی از نام ہای خدا تعالے + پیوند بروزن فرزند بمعنی متصل و اتصال اور خویش و تبار اور بمعنی ترکیب + امام بمعنی مرد پیشوا + جہان عالم

محاورہ پیوند دادن غالبؔ دہی ز خلق بہم خلق را جہان پیوند +
کر محتسب ز مغان بادہ ارمغان گیرد +

معنی فارسی + نعت محمد عربی میکنم یعنی صفت محمد عربی میکنم کہ از رضای خدا
فاطمہ را بہ امام جہان پیوند داد + اور مثال دہد کی بمعنی داد کے آیندہ بیان ہوگی
معنی اردو + تعریف محمد عربی کی کرتا ہون مین کہ اونہون نے رضای خدا سے
فاطمہ کو امام جہان سے پیوند دیا +

تشریح

یہ مضمون وہی ہے جسمین معترض کو شک ہوا ہے کہ دہد کا فاعل نعت ہے
اور یہ خیال نفرمایا کہ قرینہ مقام اور ضرورت نظم کی وجہ سے شاعر کو بہت کچھ کرنا پڑتا
یَجُوزُ لِلشَّاعِرِ مَا لَا یَجُوزُ لِغَیْرِہٖ یعنی جائز ہے واسطے شاعر کے
جو کچھ نہین جائز ہے غیر شاعر کو + چنانچہ علامہ زمخشری نے اصول عشرہ کو
جو شاعر کو جائز ہین نظم فرمایا ہے واسطے آگاہی کے لکھے جاتے ہین ف
ضرورة الشعر عشرة عدة جملتها وصل وقطع وتخفیف وتشدید + قصر
ومد واسکان وتحریک + ومنع صرف وصرف منع ثم تعدید + وصل لانا ایک
حرف لفظ مین زیادہ کرنا + قطع ایک حرف لفظ سے ساقط کرنا + تخفیف
مشدد کو مخفف کرنا + تشدید مخفف کو مشدد کرنا + ممدودہ کو مقصور کرنا + مقصور
کو ممدود کرنا + متحرک کو ساکن + ساکن کو متحرک کرنا + منصرف کو غیر منصرف
+ غیر منصرف کو منصرف کرنا + اور یہی وجہ ہے کہ شعرای عرب وعجم نے ضرورت
اور موقع اضطرار مین زیادتی اور کمی حروف اور تبدیل حرکات وسکنات

ومحذوفات ومقدرات وغیرہ کا استعمال کیا ہے یہان تک کہ موقع ضرورت میں
شعرا کچہ کا کچہ کہگئے ہین اور اغلاط تک پہونچگئے ہین اور اغلاط لفظی ومعنوی ونثر بھی
شعرای سلم الثبوت سے واقع ہوئی ہین جو بناے نہین بنتے کتابین دیکہو شعر کا سمجہنا آسان نہین
اسی سبب سے کہا ہے ع شعر گفتن گرچہ در سفتن بود * لیک فہمیدن بہ از گفتن بود *
خان آرزو اپنے رسالہ داد سخن کے مقدمہ سوم مین لکہتے ہین کہ شعر کا سمجہنا کئی طرح
ہوتا ہے * ایک طریق عامہ اہل زبان ہے کہ مفردات اور مرکبات کے معنی جو مشہور ہین اور
بزرگون سے سنکر یاد کرلئے ہین اسیکے موافق سمجہتے ہین اور اسمین خواص عوام شریک ہین اور
انہین فصیح غیر فصیح کا امتیاز نہین ہے * دوسرا طریق ملاؤن کا شعر سمجہنا اور وہ اہل
روزمرہ اور اہل زبان کی فہمید کے خلاف ہے * تیسرا طریق ارباب علم معانی کا شعر
سمجہنا ہے کہ یہ نکات تقدیم وتاخیر وفصل ووصل وایجاز واطناب کو تو سمجہتے ہین مگر اسرار
مجاز مرسل اور تشبیہ واستعارہ سے کہ بنای شعر ہی انہین پر ہے ناواقف ہین * چوتہا طریق
ارباب علم بیان کے شعر سمجہنے کا ہے کہ تشبیہ وغیرہ سے واقف ہین مگر محسنات بدیعی کو نہین جانتے
پانچوان طریق اہل بدیع کے شعر سمجہنے کا ہے کہ کمال سخن بدایع کو جانتے ہین اور فصاحت وبلاغت
سے غافل * چہٹا طریق ملای مکتبی کے شعر سمجہنے کا ہے اور وہ دور از فصاحت وبلاغت
موافق قیاس اپنے اپنے معنی سمجہتے ہین * ساتوان موافق مذاق شعرا کے شعر سمجہنا ہے
اور موقوف ہے علم بند ولغت اور ترکیب الفاظ چیدہ بر جو مناسب مقام اور موافق روزمرہ
زبان خود یا زبان غیر کے ہو اور مراعات طریق کا خیال رکہے خواہ خیال خواہ ادا خواہ معنی
خواہ تخئیل خواہ اور کچہ جنکا جاننا اور سمجہنا بہت مشکل ہے

اب کہان تک آگاہ کیا جاسے ایسے ہی موقع پر صائب علیہ الرحمۃ نے فرمایا تھا کہ شعر
مرا بمدرسہ کہ برد + بہر کیف بنظر رفع شبہات فہم طریقہ دوم یا ششم کبھی طرح سے
اس شعر کی ترکیبین لگائی گئین مگر بخوف طول ایک ہی ترکیب لکھدی جاتی ہے + شعر یہ ہے
نعت محمد عربی کز رضاے حق پیوند فاطمہ بہ امام جہان دہد
سکیتم محذوف ۱۲
سکیتم فعل ساتھ ضمیر فاعل کے + نعت مضاف محمد مضاف الیہ اور موصوف + عربی صفت + موصوف اپنی صفت کے ساتھ ملکر مبیّن ہوا + کاف بیان + دہد فعل اسمین ضمیر فاعل کی محمد کیطرف پھرتی ہے + از حرف جار یا سبب + رضاے مجرور یا مسبب اور مضاف + حق مضاف الیہ + مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملکر جار ہوا مجرور کا اور جار اپنے مجرور کے ساتھ ملکر متعلق ہوا فعل دہد کا + پیوند مضاف + فاطمہ مضاف الیہ + مضاف اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل دہد کا + بہ حرف جار + امام مجرور و مضاف + جہان مضاف الیہ مضاف اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مجرور ہوا جار کا اور جار ساتھ مجرور اپنے ملکر متعلق ہوا فعل دہد کا + فعل دہد ساتھ فاعل اور مفعول اور اپنے متعلقون کے ملکر بیان ہوا مبیّن کا + اور مبیّن اپنے بیان کے ساتھ ملکر مضاف الیہ ہوا مضاف یعنی نعت کا اور مضاف اپنے مضاف الیہ کے ساتھ ملکر مفعول ہوا فعل سکیتم کا + اور سکیتم ساتھ فاعل اور مفعول اپنے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا + **نثر یون ہوگی** سکیتم نعت محمد عربی کہ دہد از رضاے حق پیوند فاطمہ با امام جہان

مسلمات شعرا دہد مضارع ہے دادن کا اور اس شعر مین بمعنی ماضی کے داد کے مستعمل ہوا ہے اشعار مین بضرورت قرینہ مقام ایسی تبدیلی زمانہ کی اکثر واقع ہوتی ہے

شعر چہارم

آن نائب رسول امام بحق علی	مہرش نوید کوثر و حور و جنان دہد

لغات آن حرف اشارہ اسکی ضمیر امام جہان کیطرف راجع ہی + نائب بمعنی خلیفہ ہو یہ اسکی حدیث اَلاِمَامُ خَلِیفَةُ اللّٰہِ وَخَلِیفَةُ الرَّسُولِ ہے رسول بمعنی فرستادہ شدہ اور وہ پیغمبر جو صاحب کتاب ہو + امام بحق یعنی امام باستحقاق یا سچا حق کے + علی نام حضرت علی اور اسم مبارک جناب امیر علیہ السلام + مہر بالکسر محبت + ش حرف اشارہ راجع بسوی علی + نوید بالضم نون و کسر واو و یای مجہول خبر خوش + برہان ۲ کوثر حوض بہشت + واو عطف + حور جمع حوراء + اور فارسی والے مفرد استعمال کرتے ہین اور پھر اسکو جمع کرتے ہین سعدی ع حوران بہشتی را دوزخ بود اعراف + از دوزخیان پرس کہ اعراف بہشت است + جنان بالکسر بہشت + دہد بمعنی دیتا ہے +

محاورہ نوید دادن + حضرت غالب علیہ الرحمہ سنجم ترانہ غزلی کین نوای شوق + دل را نوید زندگی جاودان دہد +

معنی آن نائب رسول امام بحق علی است کہ محبت او نوید کوثر و حور و جنان میدہد یعنی اردو + وہ نائب رسول کا امام کیا کہ بحق علی ہے کہ محبت اوسکی خوشخبری کوثر اور حور اور جنت کی دیتی ہے +

مسلمات شعرا دوسری مصرع مین مہرش کے پہلے کاف حسب قاعدہ شعرا محذوف ہی + نظامی ندارم سر گفتگوی کسے + مرا گفتگو ہست با خود بسے

یعنی کہ مرا گفتگو ہست با خود لب + قاسم ملائیسی ٥ چنان بر عشرتم قاسم قضا سے
آسمان شکست + بہر جا جست سنگے از فلاخن بر جا آورد + یعنی کہ بہر جا کہ جست
است این شعر میں دو کاف محذوف ہیں + کلیم ٥ آن قدر الماس بر داغ سپہر افشاندہ
ام شبہا از گریۂ شب در چشم اختر میکنم + یعنی کہ من نمک از گریہ الخ + اور شب کے
قبل وقت کا لفظ بھی محذوف ہے + حکیم قاآنی ٥ ہر کس اسیر زلف تو بیداد گر
بود + کارش ز تار زلف تو آشفتہ تر بود + یعنی ہر کسکہ اسیر زلف تو الخ غالب
علیہ الرحمہ در مدح امام مہدی علیہ السلام ٥ کو چرخ دشمنی ملک و بخت سرکشی
٥ خود خواہش محال بجز بان برابر است + یعنی کہ خود خواہش محال الخ ولہ در مدح ملکہ
خون دل از شگاف قلم می تراودم + بارد بجام ابروئیم از ناودان دہد +
یعنی کہ می بارد بجام ابروئیم الخ

شعر پنجم

زین بعد حضور محبان رضا چشن	از انبساط مژدۂ عشرت نشان دہد

لفظ زین مخفف از این بمعنی اس سے بعد یعنی پیچھے + اور زین بعد میں
تقلیب ہے یعنی بعد از این + غالب علیہ الرحمہ ٥ وصل تو بیہ نیم ز پی دعائیست
از این بعد + خون باد زبانیکہ باو ر او بجنبد + اور اسیطرح زین پس بھی تقلیب
پس از این کی ہے ٥ سخن از پیشروان ماند بما زین پس + ما نمانیم و
بگیتی سخن از ما ماند + حضور بضمتین بمعنی حاضر شدن + نقیض غیبت + اور
عرف میں کلمۂ تعظیم ہے بلکہ مخدوموں کی ذات پر اطلاق کرتے ہیں اسیطرح

حضرت اور جناب بھی ہے + اور صاحب بہار عجم نے لکھا ہے کہ ایسے الفاظ
کی اضافت ساتھ کسی چیز کے تعظیم کی راہ سے ہوتی ہے + اور خان آرزو بھی
ہمزبان ہین اور سند مین یہ شعر لکھتے ہین ع بیرون و درون من شده صورت
او پیدا + در حضرت کفرستان بتخانه چنین باید + صحب بمعنی دوست دارنده
محبان جمع + رضا حسین نام لکھنے والے کا + انبساط خوشی + غیاث ۱۲
مژده بالکسر بشارت و خبر خوش ۱۲ برہان ۱۲ عشرت بالکسر خوشدلی و خوش
زندگانی کردن باہم + نشان اوس چیز کو کہتے ہین جو دوسری چیز کو بھیجوا

محاوره مژده دادن + کمال اسمعیل ع عیسی ز مقدمت بدنیا مژده
داد + وزمیمن آن سخن نفسش جان بمرده داد + خسرو ع باد بدین مژده
دلم ہر نفس + مژده دہم نیز تو باشی وبس +

معنی فارسی + بعد ازین در حضور محبان رضا حسین مژده عشرت
نشان میدہد

معنی اردو + بعد اسکے دوستون کے حضور مین رضا حسین وه خوشخبری
جسمین عشرت کا نشان ہے دیتا ہے

مسلمات شعرا از اس شعر مین سبب ہے نظامی ع
ہوا معتدل بوستان دلکش ست + ہوای دل دوستان زان خوش ست + یعنی از انکه

شعر ششم

خواہد که نور چشم خدا احمد حسین را		از از دواج خلعت گوہر فشان دہد

لغظ خواہد مضارع خواستن + مگر میخواہد کے معنی سے مراد ہے اور مِی

علامت زمانہ حال کی مثل میشود محذوف ہے یعنی میخواہد + کاف بیانیہ + نورچشم

یہ خطاب فرزند کے لئے مخصوص ہے اور اعزہ کیواسطے عموماً ہے مثال اسکی

مسلمات شعرا میں دیکھو + خود اپنی ذات سے مراد ہے + احمد حسین عَلَم

یعنی نام بیٹے کا + را علامت مفعول + ازدواج قرین و جفت شدن باہم

منتخب ۱۲ و باہم جفت کردن + لطائف ۱۲ خِلعت بالکسر جامہ دوختہ جو کسی کو

پہناویں + منتخب و قاموس ۱۲ گوہر موتی + فشان جھاڑنیوالا +

محاورہ خلعت دادن + ظہیر فاریابی ہے بہر اعزاز نگہ کن کہ سروش

گوئی + زمانہ خلعت دیبا سبز کار دہد + گوہر افشاندن غالب علیہ الرحمہ

خوش شاعری و گوہر افشاندنش + بانداز دعوی پر افشاندنش +

معنی فارسی + میخواہد (محذوف ۱۲) رضا حسین کہ نور چشم خود احمد حسین را از ازدواج

یعنی مناکحت خلعت گوہر افشان دہد

معنی اردو + چاہتا ہے رضا حسین کہ اپنے نور چشم احمد حسین کو ازدواج سے

خلعت گوہر فشاں دے +

مسلمات شعرا نور چشم فرزند + صائب ہے نویسد نور چشمی

آفتاب آن صفحہ رو را + سر نو قبلہ گاہی خواند آن محراب ابرو را +

شعر ہفتم

از محفل انشاط و ز رقص سرود عیش		گلدستہ ہا بہر دم چشم جہان دہد

لفظ آن ببانیه نظامی ه برانگیخت رومی چو بارنده میغ + تگرگش
ز پیکان و باران ز تیغ + محفل جای جمع شدن مردم + محافل جمع + اور مرادف
اسکا مجلس و بزم ہے + محفل نشاط خوشی کی محفل یعنی جای جمع شدن
مردم از راه خرمی + واو عطف + ز مخفف از + رقص گانیوالونکی اصطلاح میں
پای کوفتن باصول نغمات + سرود بضمتین و واو مجہول و دال موقوف +
اور واو معروف سے بھی درست ہی بمعنی نغمه و سماع یعنی راگ + حافظ ه
مغنی کجائی بگلبانگ رود + بیاد آور آن خسروانی سرود + عیش زندگانی و
زندگانی کردن + اور فارسی والی خوشی اور نشاط کے معنی پر استعمال کرتے
ہین + صائب ه ناقص از کامل برد لذت ز دنیا بیشتر + دیده احول
کند عیش دو بالا بیشتر + گلدسته معروف + دسته جمعی مردم + مصطلحات
زلالی ه گرفتم بسته چمن گلدسته لبسته + بپرواز پر و بال شکسته + مردم
چشم پتلی + جہان عالم +

محاوره دادن معروف یعنی ایک چیز دوسری کو دینا + غالب ه
آه از فلک که چون زند آتش در آفتاب + نظاره را بدان لب خورشید که
نان دهد + نظیری ه ناله کردم به نهان عشوه خموشم کردند +
گریه کردم ز شکر خند نباتم دادند +

معنی فارسی از محفل نشاط و از رقص و سرود و عیش رضا حسین
مردمان چشم جهان را گلدسته نماید +

یعنی اردو + محفل نشاط ہے اور رقص اور سرود اور عیش سے رضا حسین مروّمان محذوف ۱۲
چشم جہان کو گلدستہ دے +

مسلّمات شعرا مثال بعد واو عطف کے آز کے آنے کی + حافظ ؎

فاش میگویم و از گفتهٔ خود دلشادم + بندهٔ عشقم و از هر دو جهان آزادم + وله

بیا ساقی از بیوفائی عمر + ببین وزحی کن گدائی عمر + مفتی عباس صاحب قبلہ مرحوم اسلوبی کا
؎ بر لب من نیم جانے مانده بود + واز بدن چند استخوانے مانده بود + اس

شعر میں بدن کی بھی مثال ہے + مثال تکرار آز کی اور بعد واو عطف کی بھی جیسا

رفو کا شعر ہے حافظ ؎ دو تنها و دو سرگردان بیکس + دو راه اندر کمین

از پیش و از پس + یعنی از پیش و پس سے کام نکلتا تھا فقط وزن کی حفاظت کے

لئے آز کی تکرار واقع ہوئی + اور اسیطرح بای موحده کی تکرار بھی + مثال رفت حضرت

صاحب فریاد در مثنوی دبستان اخلاق ؎ تبرکیب خاص و بنظم غریب +

با ضداد بخشید ربطی عجیب +

تشریح معنی شعر مقتسم کی

پہلے یہ جان لینا چاہیے کہ محفل اور مجلس اور بزم کے ایک ہی معنی ہیں

کیونکہ مسلّمات شعرا سے ہے کہ ایسے الفاظ کو جنمیں تھوڑا تھوڑا بھی فرق ہو

مثل مترادف کے استعمال کرتے ہیں +

بہار عجم میں لکھا ہے کہ بزم بالفتح ہر مجلس عموماً اور مجلس عیش و نشاط خصوصاً

اور مجلس کے معنی جای نشستن کے لکھے ہین + اور محفل کے معنی جای جمع شدن مردم + پس یون ہی محفل اور مجلس اور بزم ایک ہی ٹھہرے +

اسکے بعد واضح ہو کہ فوقی یزدی کا شعر ہے کہ ؎ بہ بند یکسر ہو جلوہ آن زلف اگر زاہد + کند رقص فرنگیچی بہ بزم کفر ایمانش + رقص فرنگیچی ایک قسم ہے رقص کی + اس شعر سے صاف ظاہر ہے کہ بزم اور چیز ہے اور رقص اور چیز ہے +

اور محفل کے بعد نشاط کا لفظ فقط تصریح کے لئے آیا ہین تو کچہ ضرورت نہتی اور اگر آیا تو اسکے آنے سے کچہ رقص کا ہی ہونا ثابت نہین ہوتا کیونکہ نشاط کے معنی لغت مین خوشی اور شادمانی کے ہین + پس محفل نشاط کے معنی یہ ہین کہ جہان خوشی کرنیکے لیے لوگ مجمع کرین اور وہ اوس مقام سے مراد ہے اور وہان رقص ہی ہو یا نہو کسلئے کہ رقص لوازمات نشاط سے ہے نہ کہ لوازمات محفل سے اور جب یہ دو چیزین ٹھہرین تو واو عطف کا لانا ہی ضرور ہوا + اور آن کی تکرار ہی مسلمات شعرا سے ہے اسکی مثال مسلمات شعرا مین دی گئی +

اور اگر خواہ نخواہ محفل نشاط اور رقص سے ایک ہی مراد سمجھی جاوے تو یون ہی ناجایز نہین ہو سکتا کہ شعرا کا کلام ایسی باتون سے ہی خالی نہین + حاذق ولایتی کا شعر میرے قول کی تائید کرتا ہے ؎ دلم ہیچ تسلی نشود حاذق + بہار دیدم و گل دیدم و خزان دیدم +

اس شعر مین بہار اور گل دونون آئے ہین اور ان دونون کو شاعر نے الگ
الگ تقسیم کیا ہے حالانکہ بہار بغیر گل کے ممکن نہین پہر بہار کو الگ کیونکر
دیکہا اور گل کو الگ کیونکر مشاہدہ کیا اور اگر بہار بدون گل کے دیکہی
تو وہ خزان ہے پس تین چیزین بیکار ہوئین + اسیطرح امیر خسرو کا یہ شعر
خزان در بوستان و باغم ابدوست + که آنجا ها دلم کم میکشاید + بوستان و
باغ ایک ہی چیز ہے اور جاہل سے دو سمجھی جاتے ہین + مگر رقعہ شعر مین جو
تقسیم ہے وہ ایسی نہین بلکہ مفید معنی ہے اور چارون چیزین الگ الگ
ہین + اور انکی ضرورت کی وجہ دوسرے مصرع سے معلوم ہوگی +
پہلے مصرع سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ محفل کی صورت کہڑی کرے اسلئے
چار لفظ ایسے جمع کئے گئے جو لوازمات خوشی سے ہین + اور ایسی محفل میں
ہیچ خاص و عام خوانندہ شب باخواندہ کا ہوتا ہے اور لطف اسکا لوگون کو آنکہون
سے زیادہ ملتا ہے اور کان اور ناک کو بہی فایدہ پہنچتا ہے + اور ایسی
محفل مین گلدستہ بہی دیا جاتا ہے اور گلدستہ ایک پہول کا نہین ہوتا
مگر دو چار یا زیادہ کا چنانچہ زلالی کے شعر سے بہی ظاہر ہے + اور
وہ پہول مختلف قسم کے ہون خواہ ایک ہی قسم کے + مگر مختلف
قسمون کا گلدستہ اچہا ہوتا ہے + اور تماشائی یعنی محفل کے لوگ
وہان نشاط کے لئے آتے ہین اور نشاط حس سے متعلق ہے
اور وہ حواس سے مراد ہے اور حواس ظاہری پانچ ہین جو خادم مین

پانچ حواس درونی کے + تفصیل انکی کتاب حکمت مین دیکھو + پس چارون چیزین
تماشائیون کے لیے استعارۂ گلدستہ قایم ہوا + اور یہ استعارے متعلق تشبیہات
حسّی کے ہین + پہلے گلدستہ ان چارون پہولون کا قایم کرو تو گلدستہ دو حسون سے
تعلق رکہتا ہے ایک باصرہ یعنی دیکہنے والے سے دوسری شامہ یعنی سونگہنے والی سے اور
وہ رنگ اور بوباس ہے + وجہ شبہ یہ کہ ہر دیکہنے والیکی نگاہ مین محفل نشاط مع اپنے
لوازمات کی ایک مجموعہ مثل گلدستہ کی نظر آتی ہے + اور سونگہنے کا تعلق اس وجہ
سے کہ عطر و پان گل و ریحان بہی لوازمات محفل سے ہین + اب ان چارون
پہولون کو الگ الگ خیال کرو + تو محفل نشاط مع لوازمات خوشبو کے باصرہ
اور شامہ کے متعلق ہوئی اور رقص فقط باصرہ سے تعلق رکہتا ہے اور سرود
فقط سامعہ یعنی کان سے + اور ان تینون چیزون کی لذت جو پانچون
حواس درونی کو پہنچکر قلب کو پہونچتی ہے اوس سے حظِّ قلبی حاصل ہوتا ہے
اور وہ عیش ہے + اور ان چارون باتون سے جو سمان قایم ہوا وہ پہر
تماشائیون کی چشم تماشا مین ایک جا ہوکر نظر آیا تو گویا گلدستہ بنگیا
کیونکہ تماشا بمعنی سیر اور کیفیت دیکہنے کے مستعمل ہے لا اعلم ۵ نشاط
را نگو کہ بر اسباب حسن دوست + چیزے فزون کند کہ تماشا بجا رسید + خسرو
۵ از آنگہی کہ تماشای روی تو کردم + بہیچ باغ تماشا نمیتوانم کرد + ظہوری
۶ تماشای ست آب و ہوی گلہا بردہ می آید + پس دیکہنے کے لئے تماشائیونکی
چشم کی ضرورت ہے اور چشم کیواسطے مردم یعنی تپلی کی حاجت + اور پہر مردم یعنی

آدمیون کا اجتماع باعثِ وجودِ محفل + اور محفلِ نشاط سببِ اسبابِ خورمی
اور اسبابِ خورمی کے اقسام ہین اور وہ رقص و سرود و عیش ہین اور انکے
سوا اور بہی ہین مثل عطر و پان و گل و ریحان و شراب و کباب وغیرہ کے
مگر یہان رقص و سرود و عیش ہی جمع کئے گئے اور مع اجماع محفل کے گلدستہ
باندہا گیا اور وہ مردم چشم جہان کو دیا گیا اسلئے گلدستہ ملنے کی ضمیر
مردم کیطرف پہری اور وہ مردم تماشائیون کی چشم کی پتلی سے اور آدمیون سے
ایہام ٹہرائے گئے اور اس ایہام نے جو لطف دیا اوسکو بالغ نظر سمجہتے
کہ عین حسن ہے + اور مردم چشم کو استعارۃً لیاقت اسکی بہی ہی کہ اوسکو
کوئی چیز دیجائے یا اوس سے لیجائے چنانچہ ملا حسن آسنو کے شعر سے بہی روشن
ہے ؎ نقد اشکم را بزر از مردم چشمم ربود + گرد او گردم کہ باج از مردم
آبی گرفت + اور اس شعر مین مردم کا ایہام بہی واقع ہے +
اور اس تشریح کے بعد یہ مثال دیجاتی ہے کہ بزم یعنی محفل اور چیز ہے اور
رقص اور چیز ہے ظہوری ؎ بیا ای مغنی سرودے بکش + زچشمم بہر قطرہ
رودے بکش + زمان گرچہ بس طرح مجلس کشید + بترتیب بزم تو نیز
نچید + اس شعر سے یہ بہی معلوم ہوا کہ بزم اور مجلس ایک ہی چیز ہے صائب
گرد کلفت نہ نشیند بجبین در بزمی + کہ بود دست فشان سرو بیہی بالائی +

دست افشاندن محاورہ بمعنی رقص کردن + غیاث ۱۲ اور ضد کلفت نشاط
ہے پس بزم نشاط اور رقص دونون اس شعر مین موجود ہین + منظر جانجانان

چو خلد برین محفل آراستند * بر قص آسمانها زجا خاستند * در عیش جاوید گرو سیه باز * برامشگری زہرہ برداشت ساز * رامش بکسر میم نغمہ و سرود غیاث ۱۲ رامشگر و رامشی مطرب * پس ان دونون شعرون مین محفل اور رقص اور سرود اور عیش یکجا ہین اور ہر ایک کی مراد الگ الگ ہے فافہم * اور اگر عرف عام ہندوستان پر خیال کیا جاے کہ مجلس امام کی مجلس کو کہتے ہین اور محفل بزم رقص کو تو یہ گمان ہی گمان ہے ورنہ مرثیہ مین محفل اور مجلس دونون مستعمل ہے یہ بعض لوگونکی ایجاد خاص ہے اور فارسی سے اسکو کیا واسطہ *

شعر ہشتم

تاریخ ورود محفل و حسن برات را		ہیش نظر طراز مشرح لسان دہد

لغات تاریخ معروف شمار مہینے کے دنون کا * اور لغت مین کسی چیز کا وقت ظاہر کرنا * منتخب ۱۲ واو عطف * روز بمعنی دن * حسن بمعنی خوبی * برات فارسی مین اوس کاغذ نوشتہ کو کہتے ہین جسکے بموجب خزانہ سے زر حاصل ہو * اور صاحب بہار عجم کا قول ہے کہ بعضون نے لکہا ہے کہ جو لوگ شادی کتخدائی مین داماد کے ہمراہ عروس کے گہر جاتے ہین اوسکو برات کہتے ہین مگر سند اسکی نہین دی ہے اور کلام اساتذہ مین ہی پایا نہ گیا * غالباً استعمال ہندوستان سے ہے * چنانچہ برات عرف ہندی مین اوس مجمع مرحوم سے مراد ہے جو ہمراہ داماد کے آتشبازی اور آرایش اور دیگر لوازمات کے ساتھ عروس کے گہر جاتے

اور براتی اوسمین کے ہر شخص کو کہتے ہین اور یہی حق ہے انتہی +
اب اسکے بعد بندہ باقر عفی عنہ شارح رقعہ ہذا کہتا ہے کہ بعضون نے
اگر لکہا ہے تو سند ہو سکتی ہے کیونکہ کچھ ضرور نہین کہ شعرا سب لفظون کو
باندہین + ابہی سیکڑون الفاظ ایسے ہین کہ شعرا نے نہین باندہے ہے اور لغات مین
موجود ہین + اور صاحب بہار عجم پر حصر معلومات ہی نہین + سیر تصنیفات سے معلوم ہوگا
ایک مرتبہ جناب اوستادی مدظلہ نے پرستان کے لفظ کو حضرت غالب علیہ الرحمہ
سے دریافت کیا کہ ہندی ہے یا فارسی + حضرت نے لکہ بہیجا کہ فارسی ہے
مگر کسی شعر مین اسکو بندہ نہین دیکہا + اتفاق سے ایک رقعہ نو مصنفہ
جناب ناظر و بیر عصر لی مغفور مین یہ لفظ پایا گیا جناب اوستادی مدظلہ نے اون سے
پوچہا تو فرمایا کہ فارسی مین یہ لفظ بندہ ہی سنے یاد نہین + ایسا ہی اسکا حال
بہی ہوگا + اور بالفرض اگر ہندی ہی ہو تو اوس مجمع کا علم ہے اور علم کسی
زبان کا ہو دوسری زبان مین بدلا نہین جا سکتا + اور یہ کلیہ ہے + یہی سبب
ہے کہ شعرای فارسی نے ہندمین آکر الفاظ ہندیہ جو بطور علم کے سمجے
بضرورت قرینہ مقام استعمال کئے + یہان تک کہ محاورہ ہندی بہی بعض مقام
لکہ لیا ہے + جناب احمد صاحب علیہ الرحمہ مرآت الاحوال مین ایک جگہ ہندیون کی
عادات و اطوار لکہتے ہین تو ہاتہ جوڑ کرکے کو دست جوڑ کردہ لکہا ہے
اسیطرح غالب مثنوی باد مخالف مین زدہ کے معنی کو لکہتے ہین • لیک در بعض جا
نہ در ہمہ اش + لفظ ما ہے ہوا ست ترجمہ اش + نعمت خانعالی نے حسن و عشق مین

جناب استادی ... پرستان ... حسن و عشق مین ... [illegible]

بہت الفاظ ہندی استعمال کیے ہین **قطرہ** مینای شیشہ دلی را گلاب اشک و
تیل چرب زبانی و زعفران زرد جشاری و معصفر خون جگر پر کردند + اسیطرح چینیا
شکستہ رنگی + اور بیرلای پان کہ شتیاری از جانسپاری و چونہ ازدل سوختگی
اور تنبولی بی برگی اور سپہرہ شوریدگی اور میان کالے + اور طغرانے بہت الفاظ
ہندی استعمال کیے ہین **طغرا** زمین تا آسمان در راگ و رنگ ست +
خموشی را مقام جلوہ تنگ ست + **عرفی** گیت خوانت زہرۂ قوالہ کلہی ران
زحل + آبدارت ابر نیسان و خاصیت آفتاب **ولہ** در چاشتگہ از شبنم گل
گردفشان ست + آن باد کہ در ہند گر آید جگر آید + **کلیم** غرور حسن با جہل جوانی
ز قوم راجپوت و ہم شبہانی + **غالب** صحن امام بارہ و مسجد بر آنکہ دید +
در کربلا زیارت بیت الحرام کرد + **ولہ** سال این دولت فراشادی با معان نظر +
مشتری با زہرہ در طالع فراہم یافتیم + اگر اوستادون کے کلام دیکھے جائین تو
بہت الفاظ ملین گے + اسیطرح برات کا لفظ اس رقعہ مین بھی ہے فافہم +

محاورہ نشان دادن بھجوانا **حافظ** بنفشہ دوش بہ گل
گفت و خوش نشانے داد + کہ تاب من بجہن طرۂ فلانے داد + **ظہوری**
در بیچ و تاب **ماندہ** از سایہ اش نشان بر سنگ + زین گرانجان تر
کہ دادہ نشان + **میر معزی** آیا پادشاہی جہان بخش عادل +
چنین داد بار نشانے + **غالب** مژدۂ صبح درین تیرہ شبانم دادند +

ولہ ؎ بادا گلیم بخت عدوی تو شعلہ خیز + تا در زمانہ دود ز آتش نشان بود +
مفتی عباس صاحب قبلہ ؎ گر نمیگیری زمستان خودم + دہ نشان از می پرستان خودم +
ظہیر فاریابی ؎ خلقی ز پرتو تو چو پروانہ سوختند + کس نیست کز حقیقت روئیت
نشان دہد + خسرو ؎ ہیچ شیم کہ سید از سر و من نشان + این باد دست کو
بشکر میرود +

معنی فارسی + تاریخ و روز محفل و حسن برات را طراز شرح یعنی نقشہ کہ شرح
شرح کردہ زیر رقعہ نوشتہ میشود پیش نظر ایشان خواہد داد +

معنی اردو + تاریخ اور روز محفل اور خوبی برات کو وہ نقشہ جس سے تشریح کیجائیگی
نظر کے سامنے پہنچائیگا +

مسلمات شعرا اگر کوئی کہے کہ اس رقعہ مین کل نو شعر ہیں اور جہان
اور نشان کا قافیہ مکرر باندھا گیا ہے یہ خلاف ہے تو جواب اسکا نظیری کے قصیدے
سے دیا جاتا ہے ؎ زمانہ بدل ہمین روز داشت عیشے را + کہ ہر دو روز امانت
بدیگرے میداد + پھر اسی شعر کے بعد ؎ برات بخشش من خواست ہر ادہ دہد +
بہ پیش منشی شب شام او نہاد و بداد + قدسی شعرہ ؎ کسیکہ منع تو از راہ خانہ ما کرد + چہ چشم
منتظر انش سپید ایم براہ + شعر ؎ نسیم خوش نہ نشنید کہ او مرا آموخت +
گذشتن سر زلف دگرفتن سر راہ + فافہم

دفع دخل

پہلے جناب استادی مدظلہ نے رقعہ کے شعر ہشتم کو ردیف دیا تھا کہ ؎

تا نہمائے محفل لطف برات را		پیش نظر نوشتۂ آخر نشان دہد

اور اس سے مراد یہ تھی کہ بسبب اختلاف رویت کے تاریخ و روز کا ٹھیک لکھا جانا بغیر رویت ہلال ماہ عید الضحی کے ممکن نتھا اور رقعہ نوید ماہ ذیقعدہ مین لکھا گیا اور ذیقعدہ ہی مین چھپوانے کا سامان تھا اسلیئے صاحب تقریب کی کہنے سے نہ ہی تاریخ و روز نقشہ پر لکھی گئی کہ اشعار رقعہ کے نیچے نظر آئے اور تاریخ و روز معلوم ہو جاوے اسلیئے پیش نظر نوشتہ آخر لکہا گیا + مگر معترض نے نوشتہ آخر کے معنی ایسے فرمائے کہ گو محاورہ مین نہین ہین مگر ایسے بے محل معنی سنکر یہ لفظ رقعہ مین رہ جانا غیر مناسب اور بیموقع تھا اسلیئے جناب اوستادی مدظلہ نے نوشتہ آخر کو طرز مشترح سے بدلا + اور روز کا لفظ رہ گیا تھا اسواسطے تاریخ و روز فرمایا اور لطف کی جگہ حسن بنایا + مگر چونکہ نوشتہ آخر مین بہی کوئی عیب نتھا اسلیئے شرح اوسکی بہی لکہجاتی ہے +

لفظ نوشتہ بمعنی کتابت کردہ شدہ + غیاث ۱۲ اور تحریر بہی کہتے ہین ظفر اسے خواہش نگر کہ جانب آن نادمیدہ خط + ہرگز نرفتہ مرغ نظر بے نوشتہ آخر بمعنی دوم ضد اول اور یہ بکسر خاء ہے + غیاث ۱۲ اور بمعنی دیگر بفتح خاء جسکی ہندی (اور) ہے + غیاث ۱۲ پس نوشتہ آخر کے معنی نوشتہ دوم یا نوشتہ دیگر ہوئے نہ کوئی اور معنی جسکا گمان ہوا + اور اگر کہا جاوے کہ یہ محاورہ یا اصطلاح ہے تو اسکا نشان نہ بہار عجم مین پایا جاتا ہے اور نہ مصطلحات شعرا مین اور نہ کسی اور کتاب اور مقام مین + یہ معنی گڑہنے کا کیا جواب

شعر نهم

هستم امیدوار که هر یک ز دوستان		رونق ببزم من ز سر امتنان دهد

لغت هستم بمعنی ہوں میں + امیدوار غالب در لغت تمنای دیرینه کردگار + باد خالق از نومیدش امیدوار + هر یک بمعنی فرد فرد + دوستان جمع دوست + بزم محفل + سر خیال و خواهش و طریقه و روش + خسرو شمع بگریست زبانے ز سر سینه گداز + سوزم از گریه نمی مرد که بسیار بود امتنان منت نهادن + منتخب ۱۲

محاوره رونق دادن سیف بخاری ہے رسم تو رونق دهد رسم بزرگان را ہے + بسیج با تو ہے که او رونق دهد شاه را + انوری ہے رونق کارها که خواهد داد + گر تو بد ہے بما بسیر و ازی + غالب ہے زبان او ز بسکه بهد رسم یکدلی + در شکله گرگ رونق کار شبان دهد +

معنی فارسی + هستم امیدوار که هر یک از دوستان من از سر امتنان ببزم من رونق بخشد +

معنی اردو + امیدوار ہوں میں کہ ہر ایک میرے دوستوں سے احسان رکھنیکے خیال یا طریقہ اور روش سے میری محفل کو رونق دے +

مسلمات شعرا ہر یک نظامی ہے چه گوئید هر یک درین داستان که دولت نه پیچید سر از داستان + یه خاتمه کا شعر مضمون کی لحاظ سے بھی میرا مطلب ہے اور ناظرین انصاف دوست سے داد طلب ہے +

تمام شد

خاتمہ بیان مین اعتراض بیجا کی جو شعرا پر ہوے

یہ چند اعتراض جو مسلم الثبوت اساتذہ پر ہوے ہین اور اہل سخن نے کیے ہین
مثالاً لکہے جاتے ہین کہ خالی از فائدہ نہونگے + اور اگر کوئی کہے کہ اساتذہ
سابق اور کہان ہندی شاعر + تو اسکا جواب الضافاً باقی ولایتی دیتا ہے ع
ہمہ را نسبت خاصی بمن لگہ دوست ہیچکس نیست کہ خود را زکسی کم داند
مگر ہمنین یہ اعتراض اسلیے لکہے گئے ہین تاکہ معلوم ہو کہ ع ہوتی آئی ہے
کہ اچھون کو برا کہتے ہین + اور جسطرح یہ اعتراض اوڑ گئے اوسیطرح رہگئے
اعتراض بہی لاوجہ ٹہرے + باقی ولایتی ع کے توان در گل مصنوع
رخ یزدان دید + معنی از لفظ توان یافت ولی نتوان دید + اعتراض
بر ظہوری عماد چادر باف نے ظہوری کو لکہا کہ تمنے دوش بریدن جو
اپنے شعر مین باندہا ہے خلاف روزمرہ ہے ظہوری نے جواب مین لکہا کہ
جیسا چشم بریدن + اور گوش بریدن کہتے ہین دوش بریدن بہی
کہہ سکتے ہین + صاحب قندیات ظہوری لکہتا ہے کہ معلوم ہوا کہ ایسی جگہون
قیاس کو بہی دخل ہے + اعتراض بر ناصر علی سہ صریر خامہ
میدانم کہ با طبیعت نمیسازد + رسیدی نامۂ دل پارہ پارہ شد قاصد رسید اینجا
اعجاز اکبرآبادی نے اعتراض کیا کہ ہرگاہ صریر قلم عاشق موافق نہین آواز دریدن
نامہ کیونکر موافق طبع ہوگی + جواب آزاد بلگرامی نامہ لکہنا عاشق کا ہی مقتضیٔ طبع

معشوق ہی اور نامہ کا بہار ناموافق مزاج + اسلئے صریر خامہ ناموافق ہوئی

اعتراض بر محمد زمان راسخ سرہندی سے

جامہ صبر ببالای جنون تنگ آمد + آنچہ از دست برآمد بگریبان کردیم + اعتراض ہوا کہ جامہ بالا کو تنگ نہین ہوتا بلکہ اونچا ہوتا ہی + شاہ آفرین نے الفی کی شال دی سے نہ سنیدی عنان نا اندازہ جنگ رفت + سر فاستہ ترک شد جامہ تنگ +

اعتراض بر شاہ آفرین سے

سبکی ما ہم آلودہ دامنی ہست + ساغر بکف چو تصویر رندیم و پارسائیم + میر محمد علی سیالکوٹی نے اعتراض کیا کہ رار تصویر تقطیع مین ساقط ہوتی ہی میر آزاد نے جواب دیا کہ یہ وزن بحر مضارع کا ہے تقطیع اسکی مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن ہوتی ہے اور کبھی فاعلاتن مسبغ آتا ہی اور تسبیغ زیادہ کرنا الف کا اوس سبب خفیف مین جو جزو آخر مین واقع ہو پس فاعلاتن سے فاعلاتان ہوجائیگا اوسکی جگہ فاعلیان بتشدید یا استعمال کرتے ہین اور یہ فاعلیان آخر مصرع مین بھی واقع ہوتا ہے اور اوسط مین بھی + اور اگر ایک مصرع مین فاعلیان اور دوسرے مصرع مین فاعلاتن آئے بیت ناموزون نہوگی + صائب سے

ہر خار این بیابان انگشت رہنمائی ہر شبنمی درین باغ جام جہان نمائی است

فائدہ رہنما اور جہان نما کا قافیہ بھی صحیح ہے **اعتراض حزین بر شیخ** قالین کے لفظ مین کہ قالی بغیر نون ہے اونسے شیخ عطار کا شعر پڑھا سے مرد رہ را بوریا قالین بود + زانکہ خشت پشت بالین بود + **اعتراض بر حافظ شیرازی**

کہ بجا بود و از اصلاح درست شد حافظ کا شعر ہے

حضوری گر ہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ * متی ماتلق من تہوی دع الدنیا واہملہا
میر آزاد بلگرامی لکھتے ہیں کہ دع الدنیا جواب شرط ہے اور جواب شرط میں جبکہ جملہ انشائیہ ہو * فا واجب ہوگی اور وزن کی رعایت سے فدع الدنیا نہیں آسکتا لیکن اصلاح ہوسکتی ہے ـ دع الدنیا متی ماتلق من تہوی واہملہا * اب جواب شرط پر مقدم ہوا اور جواب مقدم پر فا نہیں چاہیئے * عجب ہے کہ حافظ اور نحو کی غلطی اگر اس زمانے میں ہوتا تو اسکی وقعت کچھ نہ رہتی اور سارا نام مٹ جاتا خوب ہوا کہ سابق میں ہوا

اعتراض بر نعمتخان عالی کہ از اصلاح رفع شود

میر آزاد بلگرامی نے نعمتخان عالی کے اوس قطعہ کی شرح کی ہے جو کامگار خان کی شادی کی تاریخ بطور ہجو کہا ہے * عالی کدخدا شد بار دیگر خان عالی منزلت * باکمال عجز و تمکین و وقار و زیب و زین * آزاد فرماتے ہیں کہ عالی کا لفظ اس جگہ معیوب ہے اور معنی اسکے یوں ہوتے ہیں کہ خان بصفاتیکہ عالی دارد متصف ست والا منزلت چاہیئے *

ایضاً عالی ـ نقرہ و کسوت لبس افتاد نگرفتہ جہاز * قد رجع من جانب البلدۃ بخفی الحنین * آزاد لکھتے ہیں کہ اس مصرع میں چار نقص واقع ہوئے اول سکون عین رجع دوم وقف تاء بلدہ سوم تشدید یاء خفی چہارم ادخال لام بر اسم حنین * تلمیح کو اس عبارت میں یوں کہہ سکتے ہیں ـ عاد طامع خفیف العقل مع خفی حنین * مع بسکون عین بھی آیا ہے

اعتراض حزین از خان آرزو ــہ دل بی تو چو شیشہ
شکستہ + در گریہ ہای ہاست مارا + خان آرزو کہتے ہیں کہ اگر منظور
ہای ہای ہے تو بحذف یا مسموع نہیں + آزاد فرماتے ہیں کہ سنجر کاشی نے
منقبت میں باندھا ہے ــہ در موج خیز دامن کش کنارہ نیست + ہمچون حباب
کشتی نوح آب لی لقا + سلمان ہشت ازان اگر دیدیم چنین + نگریستی
بحالتم انگہ بہ ہای ہا + حزین ــہ گر آنچنان ترستم بنسبت جسم ناتوان من +
اگر می بود با من رو گرمی آفتابش را + خان آرزو کہتے ہیں کہ اس شرط و
جزا کے ربط میں مجھے حیرت ہے آزاد فرماتے ہیں وجہ حیرت یہ ہے کہ مصراع اول کو
شرط کا جواب سمجھے ہیں + مخفی نہ رہے کہ کبھی جواب شرط مقدر ہوتا ہے
اور قرینہ سے مفہوم ہوتا ہے سعدی ــہ خدا کشتی آنجا کہ خواہد برد +
اگر ناخدا جامہ بر تن درد + یہاں ضروری ہے کہ جواب شرط مقدر ہو مثلاً چہ مشو
اگر ناخدا جامہ بر تن ندرد + **اعتراض بر حاتم** ــہ غلط ساز
مردم بعد ازین با روزن گلخن + چنین گر بے تو ام از چشم حیران دیدہ
خان آرزو کہتے ہیں کہ در گلخن کو روزن نہیں کہتے اور اگر دود کش
مراد ہے تو اس معنی پر روزن نہیں آیا + جواب وارستہ + ظاہر چہ کہ
در روزن گلخن بود گریبانم + ازین چہ سود کہ در باغ گشتہ اندر ما +
حاتم ــہ گل کردہ تا ز مشرق دل مطلعی دگر + خورشید شد ز شرم سر انگ
سیماگرہ + خان آرزو کہتے ہیں کہ خورشید گرہ شدن نامانوس

آزاد بلگرامی نے جواب دیا کہ صائب کہتا ہے ؎ آن سروی از لب بسکہ
میگردد بلند ✤ آفتابے در تہ دل چون سحر دارد گرہ **اعتراض بر نواب**
نظام الدولہ ایک شعر میں سرو خرامان یعنی درخت سرو باندھا تھا
جرات شاعر فارسی نے اعتراض کیا کہ سرو خرامان قامت معشوق پر صادق
آتا ہے درخت سرو پر کیونکر ✤ آزاد بلگرامی نے جواب دیا کہ صائب کہتا ہے
گیرد بر آر از آستین دست نگارین در چمن ✤ تا دست ما پنہان کند سرو
خرامان و شاخ جرات نے کہا مرزا صاحب سے تعجب ہے کہ درخت زمین گیر
خرامان باندھا گیا ✤ میر آزاد علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ شاعر تخیل کرتا ہے
تحریک نسیم سے جو درخت سرو کو حرکت ہوتی ہے گویا خرام کرتا ہے
سلمان ساوجی نے اسکی تصریح کی ہے کہتا ہے ؎ سرو از صبا
گرو چمان تا چون قدت باشد روان ✤ ہر چند بخرامد بآن سرو خرامان
کے رسد ✤ **اعتراض بر آزاد بلگرامی** لکھتے ہیں کہ ایک شخص
نے بہت اعتراض کئے اور یہ پرانی رسم ہے کہ ہمعصر تصنیف معاصر کو میزان
اعتبار میں نہیں تولتے اور اوسکے شکست کی ہمت باندھتے ہیں کوئی
مصنف کسی وقت میں اس بلا سے محفوظ نہیں رہا یہانتک کہ مشرکوں نے
کتاب نفیس سخن انزل تعالیٰ شانہ پر ایراد کیا ہے اور جواب معقول پاکر مبہوت (یعنے قرآن ۱۲)
ہو رہے ہیں ✤ غرض فقیر کے شاگرد نے اوسکا جواب دیا منجملہ اوسکے یہ ہے
؎ خرق پیران خرابات تماشا کردم ✤ کہ بہ صہبای کہن باز جوانم کردند

معترض نے کہا کہ خرق بغیر تقیید لفظ عادت کے بمعنی خرق عادت کلام سلف
میں نہیں آیا + جواب جامی ازولی خارقی کہ مسموع ست + معجزان نبی بینو
آزاد کا شعر ہے + بروی یار عقیق دہن بود نایاب + زخامہ ماند درین نسخہ سرخ
معترض کہتا ہے کہ عقیق دہن مستعمل نہیں ہے مگر عقیق لب + جواب صائب اگر نہ
عقیق دہان او باشد + کسی علاج جگرہای آتشین چہ کند + **اعتراض**
بر جناب ضمیر مدظلہ صدہا بلکہ ہزارہا ہیں اور سب بقول جناب ممد
لاجواب ہیں + یہ رسالہ اسکی شرح میں ہے اور اسیطرح یہ مطلع محل اعتراض ہے
گرم سخن جو یار گل اندام ہو گیا + بلبل اولٹ کی برلب گلفام ہو گیا + ا
اسکا جواب یہ ہے جو لوگ علم بدیع سے واقف ہیں اور فن معما کو جانتے ہیں سمجھتے
کہ حالت قلب میں حرکات کی پیروی نہیں ہوتی چند مثالیں لکھی جاتی ہیں
کہ اس اعتراض کو بھی اوٹھاتے ہوئے چلو + مقلوب مستوی مرادی دار
اسمیں پہلی دال کو کسرہ اور دوسری دال کو فتحہ ہے مقلوب کرنے میں
معما باسم معین + از جامی حاسد اگر گوید صنم سر چشم جامی با منہ + عکس
زانکہ قول دشمنان نشنیدہ بہ + چشم کی عربی عین ہے بالفتح اول اور
بسکون + اب اسکو متحرک کرکے پیش یعنی ضمہ دیا گیا تو معین بفتح عین
بکسر ہے + معما باسم جعفر یکی از بلغا گفتہ عفو بی پایان تو در جرم بی
گر در آید رنگ صد طاشود عصیان ہیں + عفو کا پایان یعنی آخر واو ہے ا
پایان میں ہے پس عف اور جرم … ہو گیا … کو … سے … گیا تو …

یار و جس فن میں دخل دینا چاہتے ہو اوسکو حاصل تو کرو اور مشق تو بہم پہنچاؤ
پھر سب کچھ معلوم ہو جاویگا بیباکانہ اعتراض میں خفت رکھی ہوئی ہے و بس
سلیم برای سوختن من چو شعلہ تند مشو + اگرچہ خار خسم یادگاری چمنم +
نظامی سے ز چندین سخنگو سخن یاد دار + سخن را منم در جہان یادگار +

نقل خط حضرت غالب دہلوی بہ شاگردی جناب صفیر بلگرامی

مخدوم زادہ مرتضوی دودمان سعادت و اقبال توامان مولوی سید فرزند احمد صاحب کو
فقیر غالب کی دعا پہونچے تمہیں جو استصلاح اشعار میں امتثال امر کیا ہے تو اوس واقعہ کو یوں
سمجھ لیا ہے کہ میں امیر المومنین کا بوڑھا غلام ہوں امیر نے اپنی اولاد میں سے ایک صاحبزادہ میرے
سپرد کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ تو اسکے کلام کو دیکھ لیا کر ورنہ میں کہاں اور یہ ریاضت کہاں
اپنے نانا صاحب کی خدمت میں میری بندگی عرض کیجیئیگا + اگرچہ حضرت میری ہمعمر ہیں
یعنی حضرت سید صاحب عالم صاحب بلگرامی صاحب تخلص ۱۲
مگر اونکے ابو الآبا کا غلام ہو کر سلام کیا لکھوں مجکو ارادت ہیں اون سے نسبت اویسی ہے
اور محبت بھی ویسی ہی جیسی اس معنوی نسبت میں چاہیئے +

غزل فارسی جناب صفیر بلگرامی

شاہدان ہر جا با ساغر مل ساختند + آنچہ باید از بیخودی صہبای تغافل ساختند
آتش افشاندند از برق تبسم نوگلان + اخگری بر وبند آہ گرم بلبل ساختند + آہ از حال پریشان
محزون و ناپرسانیش + داستانہا از پی فریاد بلبل ساختند + بیش داو حسب خون
حسرت ما را جواب + اینکہ سفاکان بقتل من تامل ساختند + ذرہ ذرہ اصل خورشید سب
در عین العقیق + خردہا چون جمع شد سوسوم با کل ساختند + شمع رونق شد با وجود آفتاب پیش
رونق پیمانہ از رنگ گل ساختند + تا خیال چید صد در چشم آید صفیر + حلقہ چشم نقش پای الخ

غزل مرا در سینه جز غم نیست باقی + دلی بود ست آنهم نیست باقی + بیا ظالم دمی بنشین ببالین + که چندانی ببر گم نیست باقی + عزیزان بر سر نعشم مگرئید + چو او خندید ماتم نیست باقی + بیا ساقی غنیمت دان دمی چند + نماند جام جم جم نیست باقی + **صفیر** از وصل جانان طلبئی شاد + تو قف هم یکدم نیست باقی + **غزل** طائر جانم نه بند پیچ و تاب دیگر ست + رقص بسمل دیگر و این اضطراب دیگرست + بر تغافل میزنی گاهی سوال مطلبم این سخن را پیش مشتاقان جواب دیگرست + دشمنم میگفتی و دیدی که جان دادم بهجر + بنده الذین آرزومند خطاب دیگرست + بی سبب آتش بجان صفیر بیجان مزن + کانچه در وصف تو خواندم از کتاب دیگرست +

اشعار متفرق صدقه ناله من سینه گردون بشکست + بکه نالم دگرای شوخ پریزاد از تو + چند در راز تو بود محشر فریاد لبم + خلق نالان زفغانم شده فریاد از تو + **وله** از حسن عارض تو خجل آفتاب شد + امروز حسن مطلع او را جواب شد + چون از رخ تو زلف صبا یکطرف فگند + یکروز مانده بود بهم حساب شد **وله** میگداز د سوز عشق اول دل جانانه را + تا نسوزد شمع آتش کی زند پروانه را + **وله** از تب هجر تو دل سخت عذابی دارد + کشتنم گرچه گناه ست ثوابی دارد + اینقدر جور مکن چرخ فدای تو سرم + ظلم اندازه و بیداد حسابی دارد + تا بنالید دلم داشت نگاهی بگل + مصرع ناله بلبل نه جوابی دارد + فاهم اینکه قصه دیوان مسمی بهی

۱۲۶۶ھ

ہوکر اب مشتہر کیا جائیگا + تمام ہوا رسالہ تبسم گل کہ نام تاریخی اسکا تعارض ...

ہر دم ازین باغ بری میرسد تازہ تر از تازہ تری میرسد

ابھی یہ رسالہ کچھ چھپنے کو باقی تھا کہ برات کا روز پہونچا جناب استادی ضیغم مدظلہ نے نوشہ سلمہ کا سہرا نظم فرمایا اور بہ نجا طوایف سے جا بجا بیچ میں عروس کے گھر نوشہ کے سامنے گایا اور انعام پایا + لطف یہ ہے کہ گانے گاتے اوس سہرے میں بھی لگ گئی یعنی کسی اعتراض ہیچل وہمل فوراً ہوگئے جناب استادی مدظلہ کو ... خبر ہوئی فرمایا عامیانہ باتوں کا کیا ٹھکانا معترض کی سمجھ مضمون شعر سے دست وگریباں ہیں پھر دست وگریباں ہونے سے کیا فایدہ + معترض ہو کوئی نافہم تو لازم ہے سکوت ہے وہ اسیر اوسکو خبر دار نہ کر + اس لحاظ سے جواب لکھا گیا مگر سہرہ لکھا جاتا ہے

سہرا

حسن پاتا ہے ترے رخ سے دو چندان سہرا — کیون نہ دستار سے ہو دست وگریبان سہرا

رخ پر نور پہ دامن جو نگاہونکے پڑے — بنگیا صاف چراغ تہ دامان سہرا

بحث دستار کی اور سہرے کی اسطرح ہوئی — رکھتا ہے رخ ترے پیچھے قرآن سہرا

او نکھری ہو تو نظر آئی لڑی سلک گہر — بیٹھہ جاو تو بنے جوہر علامان سہرا

بسکہ آغوش میں ہے چشمہ حیوان ہوں — اپنی سرتار کو سمجھا رگ جان سہرا

منہ چھپاتا ہے تو مشتاق جہاں ہوتا ہے — شوق دیدار کا ہے سلسلہ جنبان سہرا

قرب رخسار سے تو ہے مقام نازش — پاوں پھیلا کے نہ کیوں تا سر دامان سہرا

گل کے مانند شگفتہ ہوا جاتا ہے ضیغم — ہو مبارک اے احمد ذیشان سہرا

قطعه مخمسه شاعرانه از جناب صفیر مدظله شاگرد رشید حضرت غالب علیه الرحمة

کلکت که بوسه بر دهنم هر زمان دهد — یاد از نوای موسی معجز بیان دهد

آتش فشد سخن من اعدای کینه جو — کلکم گهی که داد عصا در بنان دهد

طور من است جلوه گه معنی شگرف — زیبد که سرمه اش بدو چشم اصفهان دهد

انگشت های ...

ثعبان کلک من چو گشاید دهان — گوساله وار ساحری از وهم جان دهد

فرعون ناسپاس از ناسعادتی — یابد ز حق هر آنچه ز کف رایگان دهد

با عمرو برق رساند سخن رسش — هر بار عمر خویش بوضع حسان دهد

[illegible] — هر بار شوق در بدنم تازه جان دهد

از من [illegible] شوق کم — هویم نوای صد ارنی هر زمان دهد

جلوه گر شود رخ معنی چو شمع طور — چشمم فروغ سجده عرش آستان دهد

[illegible] زلفم دل [illegible] — وانگه مرا ز گلشن معنی نشان دهد

[illegible] کنند هم جلوه هر زبان — رنگ جمال معنی روشن روان دهد

معنی [illegible] تازگی — ق رنگ حنا گلش بکف باغبان دهد

[illegible] براهی هست — همچون مسافری که بکف ارمغان دهد

[illegible] شگرف [illegible] — معنی من طراوت باغ جنان دهد

[illegible] — هر جلوه که شاهد طبعم عیان دهد

[illegible] — تا شست و شو بگنگ طبع روان دهد

طبعم فضای جنت ماوی نهد به پیش — کلکم نوای زمزمهٔ حوریان دهد

هر نقطه که گشت ضیا بخش نامه‌ام — رخشانی ستارهٔ روشن دلان دهد

هر گنج معنی ست ظفر یاب در جهان — فتاح هر که را که کلید زبان دهد

گنج معانی که بود حصهٔ ضمیر — هنگام بذل یاد ز ریگ روان دهد

شعری و صد مذاق و مذاقی و صد ادا — انگیزش سخن بدل شاعران دهد

آری هوا و آب که بخشند فیض عام — هر باغ را دو خرمی باغبان دهد

ذرات خاک بچم صفت تازه رو شوند — از جلوه که مهر تجلی نشان دهد

تلمیذ خاص غالب شیوا بیان منم — سازم نوای غالب شیوا بیان دهد

تا کرده‌ام بخدمت او زانوی ادب — بی خدمتش چنین نه نوای چنان دهد

آن بحر فیض گر بزمین شد نهان چه غم — امروز فیض مدح و قدیم هر زمان دهد

پیشینیان به بزم نشد فیض روح — مضمون عالیم خبر از باستان دهد

طبعم بجوش بود که عقلم نهیب داد — تا از مثل تو نه راز کسی بر زبان دهد

در مشربت حرام بود نشهٔ غرور — سرمستی شراب خرد را زیان دهد

دانم که غیر تو نبود در جهان کسی — کو داد نطق غالب شیوا بیان دهد

دانم که لفظ و معنی نغز و شگرف تو — رنگ نگارش اسد الله خان دهد

حافظ لهی ظهیر تو ولی الذی تولی — امیدم ترا [illegible]

خاموشی از ثنای تو هر ثنائی است — [illegible]

این گفتگو [illegible] — [illegible]

باقر حسین باقر عالی منش که
ترتیب این رساله نادر بیان نمود
بخشیم زجیب فلک بس گهر
یاد از عطای بادشه بحر و کان نمود
زیبد گر از تلامذه ...
انجام اوستادی آخر ...
گفتار نغز او ز لبش ...
شادم اگر زیاده ...
این قطعه را از نظم ...
یاد از طریقه ...
ورنه کجا من و ...
ایزد وام از دعای طلب

[illegible]

زیبا بود و گرنه سخن طول بس کنی
تا چند خامه شرح ازین داستان دهد
این ماجرا ز عقل گشتم تپیده دل
... تا دو ...
بیکس طوالت سخن از ...
فضل خود شمم ... بهر این زمان دهد
زیبد گر از تلامذه ...
کلکم خلاصه ...
... فیض ...
یاد او ...
... کس دعا ...

قطعه تاریخ رساله تعلیم گل که بسبب آغاز اعتراض
که در سنه ۱۲۸۶ واقعشده تعارض شد
کرد شرح رقعه چون باقر حسین
گوئیا کرده زبان خصم بند
هر که دید آن اعتراض لا وجود
در عجب ماند و ... گشتند
ساخت موسوم از پی تشریح
با همه حسن و نکات دلپسند
... ای ... جواب
لقب یافته از میرزا اعلام حیدر رضا مجروح

این رباعی حسن بیگ فصیح ... از زبان ...

عاشق راز چه سر حرف خودیم
این نیست که از گفته خود برگردیم
شیرازه ربط دفتر حرف خودیم
چون نقطه همیشه بر سر حرف خودیم